اپنی بہنوں سے خطاب
حقائق کی روشنی میں

صوفی عبدالحفیظ صاحب کاشمیری

محترم بہنو! آپ کو یہ معلوم ہے کہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ ایک دوسرا جہان بھی ہے جہاں جا کر ہمیشہ رہنا ہے۔ یہ عالمِ آخرت ہے۔ دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور بھی دور ہے جسے عالمِ برزخ کہا جاتا ہے۔ تم جانتی ہو کہ دنیا میں آرام سے زندگی گزارنے کیلئے اسباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے وہ میسر ہیں وہ آرام میں ہے اور جسے میسر نہیں' اس کی زندگی تلخ ہے۔ اسی طرح آخرت کی زندگی کا حال ہے۔ وہاں جن لوگوں کو راحت کے اسباب میسر ہوں گے' آرام پائیں گے اور جو ان اسباب سے محروم ہوں گے وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہوں گے۔

دنیا میں تم باپ اور خاوند کی کمائی سے فائدہ اٹھا سکتی ہو۔ ان کی عزت سے تم بھی معزز سمجھی جا سکتی ہو۔ اگر تم لکھ پتی کی بیٹی یا بیوی ہو یا کسی بادشاہ کی بیٹی یا ملکہ ہو تو اس واسطہ سے دنیا والے تمہاری عزت کریں گے۔ مگر یاد رکھو آخرت میں عزت و آرام پانے کیلئے فقط نیکیاں ہی کام آئیں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تم دنیا میں میرے مال سے فائدہ اٹھا سکتی ہو۔ لیکن آخرت میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا اور نہ اللہ کے عذاب سے چھڑا سکتا ہوں۔ جس اللہ نے تمہیں پیدا کیا ہے' اس نے جو فرائض تمہاری دنیاوی زندگی کیلئے مقرر کیئے ہیں' اگر تم ان کو پوری طرح ادا کر کے دنیا سے جاؤ گی تو آخرت میں عزت پاؤ گی۔ ورنہ عذاب الٰہی میں مبتلا کر دی جاؤ گی اور نبی ﷺ کی بیٹی ہونا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا۔

بہنو! اس سے اندازہ لگاؤ کہ آخرت میں نبی ﷺ کی لختِ جگر کی نجات نیک اعمال کی وجہ سے ہوگی' تو ہم کس گنتی میں ہیں۔

پس اگر ہم بارگاہِ الٰہی میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں' آخرت کے آرام کے متمنی ہیں' قبر کو بہشت کدہ بنانا چاہتے ہیں اور میدانِ محشر میں ساقی کوثر کے کام کے آرزومند ہیں اور پل صراط سے صحیح وسلامت گزر جانے کی تڑپ رکھتے ہیں تو ہمیں ان فرائض کے ادا کرنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیئے جو ہمارے محبوب پیغمبر حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر عائد کیئے ہیں۔ اب ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ کون سے حقوق و فرائض ہیں' جن کو ہم ادا کر کے آخرت کا سکون وچین حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حق

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے بہشت میں پہنچا دے اور دوزخ سے دور کر دے۔

آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی چیز پوچھی ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ احسان کرے اس کیلئے آسان بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا۔ نماز اچھی طرح اطمینان سے پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ شریف کا حج کر۔

میری بہنو! اس جہان کا پیدا کرنے والا' روزی دینے والا' صحت وتندرستی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ رزق میں تنگی' بیماری' آزادی' کاروبار میں نقصان بھی اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ موت و زندگی کی باگ ڈور اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ آسمان وزمین کے خزانے اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے جملہ بھلائیاں اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کی جائیں اور اگر کوئی ضرر پہنچا ہے تو سب سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے سچے دل سے مغفرت چاہیئے اور پھر ضرر سے چھٹکارے کیلئے دعا کرے۔ صحت' روزی' رزق کیلئے اسی کی بارگاہ میں التجا کرے۔ کسی ولی' غوث و قطب کے مزار پر جا کر ہرگز التجا نہ کرے۔ یہ سب اللہ کے بندے ہیں اور مجبور و عاجز ہیں۔ یہ نہ کسی کو اولاد دے سکتے ہیں اور نہ روزی۔ جو لوگ مزاروں پر جا کر التجائیں کرتے ہیں' منتیں مانگتے ہیں' چادریں چڑھاتے ہیں' سجدے کرتے ہیں' یہ سب مشرک ہیں۔ شرک اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ شرک کے سوا جو گناہ ہیں' ان میں سے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا معاف کر دے گا۔

رسول ﷺ کا حق

رسول کا حق یہ ہے کہ ہم ہر بات' ہر کام اور ہر معاملہ میں ان کی اطاعت کریں۔ ان کے اسوہ کو اپنائیں اور ان کے ہر قول کو اٹل اور سچا سمجھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری مثال ایسے شخص کی ہے' جو کسی قوم کے پاس آ کر کہتا ہے کہ اے لوگو! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے' جو تمہیں لوٹنے کیلئے آ رہا ہے۔ پس جس نے اس شخص کا کہا مانا اور احتیاطی تدابیر اختیار کیں' اس نے نجات پائی اور جس نے جھٹلایا وہ ہلاک ہوا۔ عرب میں دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی خطرناک دشمن کے آنے کی اطلاع دیتا تو وہ برہنہ ہو کر واویلا کرتا' شور مچاتا' قوم کے پاس آتا۔ لوگ فوراً متنبہ ہو جاتے اور جلد سے جلد رات کے اندھیرے میں نکل جاتے

اور دشمن کی دست برد سے محفوظ ہو جاتے اور جو لوگ اس کو جھٹلاتے وہ اپنی جگہ ٹھہرے رہتے' صبح ہوتے ہی دشمن کا لشکر ان پر آ پہنچتا اور ان کا ستیاناس کر دیتا۔

اس مثال سے حضور ﷺ کا منشا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا اس کو سچ سمجھا جائے اور آپ ﷺ کے اقوال و افعال کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ اگر ہم اس کے خلاف کریں گے تو پھر ہمیں تباہی و بربادی کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

ماں باپ کا حق

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو'' (یہ کلمہ ایک طرح کی بددعا ہے)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کس کیلئے بددعا فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بڑھاپے کی حالت میں ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پائے اور پھر بہشت میں داخل نہ ہو۔

میری عزیز بہنو! آج کل مغربیت اور فیشن پرستی کا زور دورہ ہے۔ شرم و حیا رخصت ہو رہی ہے۔ ماں باپ اور ساس و خسر کا ادب نہیں رہا۔ عام طور پر آپ دیکھیں گی کہ بیٹیاں اپنی بوڑھی ماؤں کو اس طرح ڈانٹ دیتی ہیں کہ گویا یہ ان کی خادمائیں اور نوکرانیاں ہیں۔ یاد رکھو ماں باپ کا دل دکھانا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما﴾ (بنی اسرائیل)

''اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ان کو ڈانٹو بلکہ ان سے نرم لہجہ میں مناسب بات کہو۔''

وہ بہت ہی بدبخت ہے جو ماں باپ کو دکھ پہنچاتا ہے اور جہنم واصل ہو جاتا ہے۔ بہنو! ماں باپ کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ ان کی دل و جان سے خدمت کرو اور ان کو خوش رکھ کر جنت میں داخل ہونے کی کوشش کرو۔

رشتہ داروں کا حق

رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ قطع رحم رشتہ کا توڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ بات بات میں رشتہ داروں سے روٹھ جانا اور ان سے سلام و کلام بند کر دینا منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ جو رشتہ دار تم سے اچھا سلوک کرتا ہے' تم بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ بلکہ اصل صلہ رحمی یہ ہے کہ جو عزیز تم سے برا برتاؤ کرتا ہے تم اس سے اچھا برتاؤ کرو اور جو تم سے رشتہ توڑتا ہے تم اس سے رشتہ جوڑنے کی کوشش کرو۔

مطلب یہ ہے کہ دستور کے مطابق جو رشتہ دار ہم سے ہر لحاظ سے اچھی طرح پیش آتے ہیں ان کی عزت کرنا اور ان سے ہر طرح کا نیک سلوک کرنے سے صلہ رحمی کا پورا حق ادا نہیں ہوتا۔ بارگاہِ الٰہی سے صلہ رحمی کا سرٹیفکیٹ ان لوگوں کو ملے گا جو قطع رحمی کرنے والوں سے صلہ رحمی کرتے ہیں۔

اولاد کا حق

میری بہنو! اولاد کا حق فقط کھلانا' پلانا' پہنانا اور بیمار ہو جائے تو دوا کرنا اور جوان ہو جائے تو شادی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ تمہارا فرض ہے کہ اولاد کو ضروریاتِ دین کی تعلیم دو۔ جب تک تمہاری زیرنگرانی ہو' احکامِ دین کی پابندی کراؤ۔ جب بچوں کی عمر نماز پڑھنے کے لائق ہو جائے تو ان کو نماز سکھاؤ اور نماز وقت پر ادا کرنے کی تاکید کرو۔ روزہ کا عادی بناؤ۔ تلاوتِ قرآن شریف کا شوق دلاؤ۔ ان کے اخلاق و عادات کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ اگر تم نے اس سلسلہ میں کوتاہی کی اور تمہاری اولاد غلط راستہ پر لگ گئی تو یاد رکھو قیامت کے دن اولاد کی تربیت کے متعلق تم سے باز پرس ہو گی کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے گناہوں کے باعث تمہیں جہنم میں جانا پڑے۔

خاوند کا حق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت پانچوں وقت نماز پڑھے' رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی حفاظت کرے' یعنی خاوند کے سوا غیر سے تعلق نہ رکھے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ بہشت کے جس دروازے میں سے چاہے داخل ہو۔

عورت کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عزت کرے۔ کوئی ناشائستہ لفظ اس کی شان میں نہ کہے۔ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے شوہر کی اطاعت کرے۔ جب تک وہ شریعت کے خلاف حکم نہ دے' اس کی فرمانبرداری سے منہ نہ موڑے۔ اپنی عزت و آبرو اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔ فضول خرچی سے پرہیز کرے۔ مرد کی مرضی کے بغیر عورت گھر سے باہر نہ جائے۔ جن لوگوں کے سامنے کھلے منہ ہونے کو مرد پسند نہیں کرتا' ان کے سامنے نہ ہو۔ عورت کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ماں باپ اور دیگر عزیز و اقارب کا بھی علی قدر مراتب خیال رکھے۔

بہنو! اپنی زندگی کو ہر طرح خوشگوار اور کامیاب بنانے کی کوشش کرو اور آخرت کی سرخ روئی کی مستحق بن جاؤ۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ آپ نے فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں کی۔ پھر بھی شوہر کا پارہ خواہ مخواہ چڑھتا رہتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل کی امید ہے کہ گرفت نہیں ہو گی۔

پڑوسی کا حق

ایک روز ایک شخص نے حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں عورت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ بڑی نمازی ہے اور بڑے روزے رکھتی ہے اور بڑی خیرات کرتی ہے۔ مگر وہ اپنے ہمسایوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں

جائے گی۔ پھر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فلاں عورت پہلی عورت کی طرح نہ زیادہ نمازیں پڑھتی ہے اور نہ رمضان کے علاوہ کوئی نفلی روزہ رکھتی ہے اور وہ پنیر کے بچے کھچے ٹکڑے گداؤں کو دیتی ہے۔ لیکن اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے نہیں ستاتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بہشت میں جائے گی۔

بہنو! تم نے دیکھا ہمسایہ کو ایذا دینے والی عورت باوجود نماز روزہ اور صدقہ و خیرات کرنے کے دوزخ میں جائے گی۔ اگر تم دوزخ سے بچنا چاہتی ہو تو کوئی ایسا کام نہ کرو جس سے ہمسائے کو تکلیف ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ معمولی بات پر تکرار ہوتی ہے اور نوبت عزت و آبرو تک پہنچ جاتی ہے۔ ہمسائی یا اس کی بہو بیٹی کو ذلیل کرنے کیلئے ان پر تہمت لگا دی جاتی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز گم ہو گئی تو بلا تحقیق ہمسائی یا اس کے بچوں کے ذمہ لگا دی۔ عموماً ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں ایک جگہ اکٹھی ہوئیں تو تیری میری برائیاں بیان کرنا شروع کر دیں۔

یاد رکھو یہ غیبت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے۔ اس سے ہر حال میں بچنا چاہئے۔ غیبت یہ نہیں ہے کہ کسی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی جائے' بلکہ غیبت یہ ہے کہ کسی کے بارے میں پس پشت ایسی بات کہی جائے کہ اگر روبرو کہی جاتی تو اسے ناگوار معلوم ہوتی' خواہ وہ سچی بات ہی کیوں نہ ہو۔

عام انسانوں کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا' اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔''

عزیز بہنو! تمہیں چاہئے کہ انسان پر خواہ وہ اپنا ہو یا پرایا' مسلمان ہو یا کافر ظلم کرنے سے بچو بلکہ ہر ذی روح کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ تم زمین والوں پر رحم کرو' تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ جانوروں پر ظلم یہ ہے کہ مثلاً ہم نے گائے' بھینس' بھیڑ' بکری پالی ہوئی ہے۔ اسے وقت پر پانی نہ پلائیں۔ چارہ کم کھلائیں۔ ہر وقت باندھے رکھیں۔ ان جانوروں کے بچوں کو بھوکا رکھ کر مار دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کو دوزخ میں دیکھا' جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ خود کھانے کیلئے اسے دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ خود تلاش کر کے اپنا رزق کھائی۔ اسی حالت میں وہ مر گئی۔

میری آخری گذارش

عزیز بہنو! آپ کا خدا پر ایمان ہے۔ قیامت پر یقین ہے۔ اگر تم عذاب الٰہی سے نجات چاہتی ہو تو ان فرائضِ اسلامی کو شوق سے بجالاؤ۔ کسی حیلے بہانے کو درمیان میں حائل نہ ہونے دو۔ اگر تمہارا ایمان قوی ہے اور دل سے فرائضِ اسلامی کو ادا کرنے کی خواہاں ہو تو اللہ کی مدد تمہارے شامل حال ہو گی اور ساری مشکلات اور دشواریاں آسان ہو جائیں گی۔ بعض بہنوں کو دیکھا ہے بچہ کو دودھ پلانے کیلئے دنوں میں کپڑوں کی ناپاکی کا بہانہ کر کے نماز چھوڑ دیتی ہیں۔ حالانکہ اگر وہ ذرا ہمت کر لیں تو یہ عذر لنگ ہو کر رہ جائے گا۔ کپڑوں کا ایک جوڑا نماز کیلئے مخصوص کر دیں۔ نماز پڑھتے ہی کپڑے تبدیل کر لیں۔

اگر کبھی بے احتیاطی کی وجہ سے بچہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو صرف بدن پاک کر کے نماز کے کپڑے پہن لینے سے یہ مشکل دور ہو سکتی ہے۔ اس طریقہ کار میں معمولی وقت ہے' لیکن ثواب کا اندازہ لگائیے۔ اس اہتمام کرنے سے آپ کو ثواب کئی گنا زیادہ ملے گا۔ نماز کی پابندی اوقات کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت فحش اور برے کاموں سے خود نفرت کرنے لگتی ہے اور وہ دوسرے فرائض اسلامی کے بجالانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم کو سچا پکا مسلمان بنا دے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مضمون نگار حضرات کی خدمت میں چند گزارشات

۱۔ مضمون فل اسکیپ صفحہ کی ایک جانب تحریر فرمائیں
۲۔ فوٹو کاپی کی بجائے اصل تحریر ارسال فرمائیں۔
۳۔ مضمون بھیجنے کے بعد باری کا انتظار فرمائیں۔
۴۔ مضمون لکھتے وقت مکمل حوالہ درج کریں، مثلاً صفحہ نمبر، جلد نمبر، باب وغیرہ۔

(ادارہ)

قارئین متوجہ ہوں

جن قارئین کا سالانہ زرتعاون ختم ہو چکا ہے ان کے پرچہ میں مخصوص دائرے میں سرخ نشان ہے۔ لہٰذا وہ حضرات اولین فرصت میں سالانہ زرتعاون مبلغ -/150 روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں تاکہ ترسیل جاری رکھی جاسکے۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضروری درج کریں۔ (ادارہ)

اپنی تجارت کو فروغ دینے کیلئے

مجلہ ترجمان الحدیث

میں اشتہار دیں

انتہائی معقول ریٹ..... بہترین سرکولیشن

بیک ٹائٹل	5000 روپے
بیک ٹائٹل اندرون	4000 روپے
فل صفحہ اندرون	3000 روپے
نصف صفحہ اندرون	1500 روپے
چوتھائی صفحہ اندرون	800 روپے
عام چھوٹے اشتہارات	500 روپے

رابطہ کیلئے:

مینجر مجلہ ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد

فون: 374 / 041-78274